© rasailojaraid.com

ثانیاً اقلیتوں کے خلاف جرم کے بے جا استعمال کے خدشات دور کرنے کے لیے مزید کوئی ٹھوس اور واضح قانون سازی کی جائے۔ اقلیتوں کے خدشات دور کرنے اور مکمل تحفظ کا احساس دلانے کے لیے تفتیشی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس نوعیت کے مقدمات کے اندراج اور تفتیش میں انتہائی احتیاط، غیر جانبداری، مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر خوب چھان پھٹک کی ذمہ داری نبھانی ہوگی اور کسی شہری کو قانون اپنے ہاتھوں میں لے کر خود ہی مدعی، جج اور جلاد کا رول ادا کرنے کے رجحان کی بیخ کنی کرنی ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ زنا کے جھوٹے الزام کے لیے قذف کا جرم عائد کیا جاتا ہے تو شاتم رسول یا دیگر انبیاء کرام کے خلاف گستاخی سے متعلق جھوٹا جرم عائد کرنے والے شخص کے خلاف بھی موت کی سزا مقرر کی جائے کیونکہ جھوٹا الزام بھی گستاخی کے مترادف ہے۔ یوں کوئی بھی شخص کسی سے اپنی ذاتی دشمنی کی آڑ میں جھوٹا الزام لگا کر کسی کو قربانی کا بکرا بنانے کی جسارت نہیں کر سکے گا۔ نیز کسی بھی شخص کو جرم کا ثبوت فراہم کیے بغیر قانون اپنے ہاتھوں میں لے کر قتل و غارت مچانے کی مادر پدر آزادی کا تدارک کیا جانا چاہیے۔ اور قانون ہاتھوں میں لینے والے ایسے ملزمان کا بعد میں سوچا ہوا دفاع قابل قبول نہ ہونے کے بارے میں واضح قانون سازی ہونی چاہیے کیونکہ جب رائج الوقت قانون کے مطابق اب شاتم رسالت کی سزا موت ہے تو شاتم رسول کے خلاف ثبوت عدالت میں پیش ہونا چاہیے نہ کہ کوئی قانون اپنے ہاتھوں میں لے کہ فرقہ وارانہ منافرت کا باعث بنے۔ (روزنامہ "پاکستان"، لاہور۔ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء)

"مریم آباد" بشریات کے طالب علموں کا موضوع تحقیق ہے۔

جامعات کسی بھی معاشرے میں علم و آگہی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور بلاشبہ علوم و فنون میں پیش رفت کا انحصار بڑی حد تک جامعات کی تحقیقی اور تخلیقی سرگرمیوں پر ہے۔ پاکستان کی جامعات اپنے انسانی اور مالی وسائل کے اندر رہتے ہوئے آگہی کا چراغ جلائے ہوئے ہیں۔ ہر سال مختلف سطحوں پر بیسیوں بلکہ سیکڑوں مقالات لکھے جاتے ہیں مگر کتابیات مرتب کرنے اور شائع کرنے کی مضبوط روایت نہ ہونے کے باعث ان کے بارے میں اطلاعات محدود رہتی ہیں۔ گذشتہ چند برسوں میں بعض جامعات یا ان کے اکا دکا شعبوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اس سے ان جامعات کے تحقیقی کام میں اہل علم کی دلچسپی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

جامعات کے شعبہ ہائے بشریات و عمرانیات کے طلبہ مختلف برادریوں اور طبقات کے مسائل، اُن کے طرز زندگی اور افکار و خیالات کو اپنے تحقیقی مقالات کا موضوع بناتے ہیں۔ پندرہ روزہ "نقیب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کاتھولک" (لاہور) کی اطلاع کے مطابق قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبۂ بشریات کے دو طالب علموں نے اپنی تحقیق کے لیے مریم آباد (چک ۳ آر۔ بی ضلع شیخوپورہ) کو موضوع بنایا ہے۔ وہ یکم جولائی سے وہاں قیام پذیر ہیں اور ۲۶ دسمبر تک وہاں رہ کر مطالعہ و تحقیق جاری رکھیں گے۔

مریم آباد پاکستان کا قدیم ترین کاتھولک مسیحی گاؤں ہے اور ۱۹۴۹ء سے ہر سال ستمبر کے ابتدائی دنوں میں ہزاروں افراد دور و نزدیک سے "زیارت مقدسہ مریم" کے لیے یہاں حاضر ہوتے ہیں۔

"زیارتِ مقدّسہ مریم" کے حوالے سے زیارت کمیٹی نے مختلف زائرین کے تاثرات پر مبنی ایک کتاب بھی شائع کی ہے۔

قائد اعظم یونیورسٹی کے شعبہ بشریات کے طلبہ اس سے پہلے بھی مسیحی روایات کے بارے میں تحقیقی مقالات لکھ چکے ہیں۔

ملائشیا: ریاست جوہور بہارو نے ترجمۂ بائبل میں اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگادی۔

"کرسچن ہیرالڈ" کے مطابق ملائشیا کے مسیحی رہنماؤں کو خدشہ ہے کہ اگر روایتی مسیحی زبان پر حملے جاری رہے تو ایک دن اُن کی قومی زبان میں بائبل پر پابندی لگ جائے گی۔ ایک اور ملے ریاست نے قانون سازی کی ہے کہ اسلامی اصطلاحات، اسلام کے علاوہ کسی بھی مذہب کے تعلق سے استعمال کرنا خلاف قانون ہے۔ ملائشیا کی چھ دوسری ریاستوں کی طرح جوہور بہارو نے بھی مسلمانوں کے معبود کے علاوہ کسی کے لیے لفظ "اللہ" کے استعمال کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔

God کے لیے ملائشیا کی قومی زبان "بھاسا ملائشیا" میں "اللہ" کا لفظ ہے اور ملائشیائی بائبل میں یہ لفظ بکثرت استعمال ہو رہا ہے۔

اس قانون کے ناقدین نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ "اللہ" قبل از اسلام عہد کا لفظ ہے۔ جسے عرب میں مسیحی حضرت محمد [ﷺ] کی ولادت سے پہلے استعمال کرتے تھے اور آج بھی مسیحی انڈونیشیا اور مشرق وسطیٰ میں اپنی روزمرّہ عبادات میں استعمال کرتے ہیں۔

ایک سرکردہ مسیحی مبشّر نے ایک امریکی رپورٹر کو بتایا کہ "نئے اقدامات بائبل کی آزادانہ تقسیم کے خلاف مسلمان برادری کی جانب سے حملوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ کہنا چنداں خلافِ حقیقت نہیں کہ آخر الامر ایک دن بائبل پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔"

© rasailojaraid.com